مرثیہ

(تصنیف میر احسان علی صاحب رئیس)

غم پدر میں جو صغرا نحیف و زار ہوئی

(میر انیس کے بھانجے)

۱

غم پدر میں جو صغرا نحیف و زار ہوئی — ہوا جو شاہ کو عرصہ تو بیقرار ہوئی!
بس ایک ظلم کی برچھی جگر کے پار ہوئی — بڑھا جو رنج و الم چشم اشکبار ہوئی
قرار تھا نہ شہ مشرقین کے غم میں
قریب گور تھی صغرا حسینؑ کے غم میں

۲

پدر کے ہجر میں صغرا کا یہ ہوا احوال — نہ کپڑے بدلے نہ شانہ کیا نہ گوندھے بال
ہجوم غم تھا کبھی گاہ دل پہ رنج و ملال — تمام جسم ہوا گھل کے ماہِ نو کی مثال
فراق شہ میں عجب دل کو بیقراری تھی
فقط حسینؑ کے آنے کی انتظاری تھی

۳

نظر جو آتا تھا صغرا کو خانۂ ویراں — یہ رو کے کہتی تھی نانی سے بادلِ نالاں
نہیں ہے دل کو مرے چین اب کسی عنواں — یہ کیا کہ اب تلک آئے نہ میرے باباجاں
اکیلا چھوڑ کے مجھ کو چلے گئے بابا
ہزار حیف نہ بیٹی کو لے گئے بابا

۴

خیال آتا ہے نانی مجھے یہی ہر بار — کہ اب تو اور میں پہلے سے ہو گئی بیمار
امید زیست کی اپنی مجھے نہیں زنہار — یہی الم ہے کہ دیکھا نہ شاہؑ کا دیدار
ہمارا حال غم شاہ میں عجیب ہوا
چلی میں اور نہ قرب پدر نصیب ہوا

۵

ابھی جو سو گئی نانی میں بسترِ غم پر — یہ دیکھا میں نے کہ زہرا کھڑی ہیں ننگے سر
پکارتی ہیں کہ بی بی تمہیں نہیں ہے خبر — حسینؑ ذبح ہوئے لٹ گئی میں خستہ جگر
جہاں سے تشنہ دہن شہؑ گزر گئے صغرا
اڑاؤ خاک کہ شبیرؑ مر گئے صغرا

www.emarsiya.com

۶

یہ بات کہہ کے وہ رونے لگی بدرد و بکا — گلے لگا کے یہ نانی نے اس کو سمجھایا
میں صدقے جاؤں یہ منہ سے نکالتی ہو کیا — خیال خواب کی باتوں کا میری جان نہ لا
خدا خوشی سے شہ مشرقین کو رکھے
جہاں میں خالق اکبر حسینؑ کو رکھے

۷

میں صدقے جاؤں نہ ہرگز کڑھو نہ گھبراؤ — دل اپنا کھیل کے ہمجولیوں میں بہلاؤ
سفر میں خیر سے ہیں سب کے سب نہ غم کھاؤ — وہ دن قریب ہے بی بی کہ باپ کو پاؤ
پدر کو دیکھ کے حاصل تمہیں خوشی ہوگی
اسی مہینے میں کنبے کو اپنے دیکھو گی

۸

پدر کے ملنے سے بی بی نہ تم ہراساں ہو — دعا کرو کہ سلامت رہیں شہ خوش خو
کسی کا تم کو نہ دنیا میں مطلقاً غم ہو — سدا حسینؑ کے سائے میں تم پھلو پھولو
وصال سبط پیمبر نصیب ہو بی بی
تمہیں زیارت سرور نصیب ہو بی بی

۹

مریض کو جو یہ ام البنینؑ نے سمجھایا — خموش ہو گئی رونے سے وہ اسیر بلا
کہ ناگہاں کسی عورت نے آن کر یہ کہا — حسینؑ آئے مبارک ہو فاطمہؑ صغرا
اب آج ہو گئی زیارت نصیب سرورؑ کی
سواری آتی ہے شیر خدا کے دلبر کی

۱۰

یہ سن کے شاد ہوئی دختر شہ ذیشان — بس اٹھ کھڑی ہوئی جلدی سے خرم و شاداں
پکاری مادر عباسؑ کو کہ نانی جان — خدا نے اب مری صحت کا کر دیا ساماں
سفر سے آج شہؑ نیک نام آتے ہیں
چلو حسینؑ علیہ السلام آتے ہیں

۱۱

یہ اس سے سنتے ہی ام البنین نے فرمایا — میں تم سے کہتی نہ تھی آتے ہیں شہؑ والا
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا — وطن میں فاطمہؑ زہرا کا لال پھر آیا
خوشی سے تم علی اصغرؑ کو آج دیکھو گی
بہن کو بھائی کو مادر کو آج دیکھو گی

www.emarsiya.com

۱۲

یہ کہہ کے مادرِ عباسؑ بھی ہوئیں ہمراہ — خوشی خوشی چلی نانی کے ساتھ دخترِ شاہؑ
قریب رہ گیا جب مرقدِ رسولِ الٰہ — میانِ راہ یہ شور و بکا ہوا ناگاہ
اڑاؤ خاک شہِ مشرقین مارے گئے
صفیں عزا کی بچھاؤ حسینؑ مارے گئے

۱۳

ہزار حیف شہِ کربلا شہید ہوئے — سفر میں قاسمؑ گلگوں قبا شہید ہوئے
امامِ پاک کے سب اقربا شہید ہوئے — ستم ہے دلبرِ شاہِ ہدا شہید ہوئے
میانِ کرب و بلا حادثہ عجیب ہوا
کفن تلک نہ شہِ پاک کو نصیب ہوا

۱۴

یہ ذکر تھا کہ حرم شاہؑ کے قریب آئے — اور ایک اونٹ پہ عابدؑ بھی سر کو نیوڑائے
تمام اہلِ مدینہ یہ رو کے چلّائے — تری غریبی کے صدقے حسینؑ دُکھ پائے
دلوں پہ داغِ الم سب کے دھر گئے مولا
گلا کٹا کے جہاں سے گزر گئے مولا

۱۵

سُنی جو دخترِ شہ نے یہ درد کی تقریر — زمیں پہ گر کے پکاری وہ بیکس و دلگیر
یتیم ہم ہوئے ہے ہے الٹ گئی تقدیر — اب آس کس کی میں رکھوں کہ مر گئے شبیرؑ
زبوں یہ دخترِ عالم الٹ گیا نانی
سرِ حسینؑ تو خنجر سے کٹ گیا نانی

۱۶

جو کوئی پوچھتا تھا حالِ سیدِ ذی جاہ — تو رو کے کہتے تھے عابدؑ جگر سے کھینچ کے آہ
شہید ہو گئے سولہ پہر کی پیاس میں شاہ — بوقتِ نزع بھی بھولے نہ شہ تمہیں واللہ
مدد حسینؑ کی مقتل میں کچھ نہ کی تم نے
ہزار حیف کہ شہ کی خبر نہ لی تم نے

۱۷

جہاں میں کوئی نہ مظلوم شاہؑ سے ہوگا — موئے پہ بھی نہ کفن جس شہید نے پایا
تمہیں رکھو گے وہ ماتم عزا بپا یا — کہ ذبح ہو گیا پیاسا رسولؑ کا جایا
یہ التجا ہے کہ پانی جو پیجیو بھائی
حسینؑ پیاسے کو تم یاد کیجیو بھائی

www.emarsiya.com

۱۸

چلے یہ کہہ کے سوئے مرقدِ رسولِ انام — اترکے ناقوں سے اہلِ حرم بھی آئے تمام
لپٹ کے روضہ سے زینبؑ نے تب کئے یہ کلام — چلی گلے پہ شہِ دین کے ظلم کی صمصام
جگر فگار ہوں نانا فلک ستائی ہوں
میں اپنے بھائی کو جنگل میں کھو کے آئی ہوں

۱۹

میں اپنا حال کہوں کس سے یا شہِ ذیشان — بھرا ہوا مرا گھر رن میں ہو گیا ویران
سوائے عابدِؑ مضطر رہا نہ فاتحہ خواں — ستم کے تیر سے اصغرؑ تلک ہوئے بے جان
ستم گروں نے نہ حضرت کا کچھ خیال کیا
تنِ حسینؑ کو گھوڑوں سے پائمال کیا

۲۰

سپاہِ شام نے نانا یہ ظلم دکھلایا — لعیں کی بزم میں پہونچی تو سر اٹھا کھلا
ستم گروں نے نہ آلِ نبیؐ کا پاس کیا — یزیدِ نحس کی محفل میں ہم کو بٹھلایا
حرم حسینؑ کے نانا عجب محن میں تھے
ہزار حیف کہ بارہ گلے رسن میں تھے

۲۱

بیان ظلم کا کس سے کرے یہ خستہ جگر — ستم وہ کون سے تھے جو نہیں ہوئے مجھ پر
جلایا خیمے کو اعدا نے چھین لی چادر — پھرایا بلوے میں اے نانا ہم کو ننگے سر
ستم گروں نے ستم ہم پہ بے شمار کئے
سناں سے شمر نے بازو مرے فگار کئے

۲۲

کئے یہ بین جو زینبؑ نے بادلِ نالاں — یکایک آ گئی جنبش میں قبرِ شاہِ زماں
سر اپنا پیٹ کے روتے تھے جملہ اہلِ جہاں — بس اے رئیسؔ کہ دل کو نہیں ہے تابِ بیاں
بکا تھی اور امامِ ہدا کا ماتم تھا
ہر ایک گھر میں شہِ کربلا کا ماتم تھا

www.emarsiya.com